

در مطیع فیض منبع شام اون واقع گونج لکھنؤ مطیع

(جن آیات و احادیث کا مضمون بطور تلخیص منوی ہدایین آیا ہے)

بیج کی جاتی ہیں

تصحیح			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	اَکَلَدَ	اَکَلَدَ
۵	۵	یَنْذِرُ	یَنْذِرُ
۹	۱۱	پیمبران	نفوس تدسیہ
۱۱	۱۶	ودیم	ودنیم
۳۲	۱۲		دوسرے مصرع پر نسخہ
			اے بے دستخط حکم آنے لگے

حَلَو

ہر بان کے

ض

ن کے ہے

یَم

ے ہو گئے

ضِع

ہے ہادیگے

دود

اللتب و جای بالذین والشواہد و تصدیقہم

عل نامہ اور لایا جا دیگا پیغمبر دن کو اور گواہوں کو اور فیصل کیا جا دیگا وریان ادگو

(جین آیات و احادیث کا مضمون بطور سچ منوی ہدایت آیا ہے۔ بیچ کجائی میں)

آیات سورۃ زمر پارہٴ فصل ظلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ
بخش کرنا والے مہربان کے

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُوعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

اور ہونکا جا دیگا ہونکے پس ہوش ہوا دیگے جو کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کہ بیچ زمین کے ہے

الْأَمْشَاءِ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ

مگر جیکو پا ہے اللہ پھر ہونکا جا دیگا بیچ اویکے دوسری بار پس ناگمان وہ کہتے ہوئے

يَنْظُرُونَ ۚ وَاشْرَقَتِ الْأَرْضُ زُورًا رَبَّهَا وَوُضِعَ

دیکھنے اور بکھڑا دیگی زمین ساتھ نور پروردگار کے اور لکھے جا دیگے

الْكِتَابُ وَجَاءَ بِالْظَّالِمِينَ وَالشُّهَادَةُ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

عمل نامہ اور لایا جا دیگا پیغمبر دن کو اور گواہوں کو اور فیصل کیا جا دیگا درمیان اوروں کو

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَوَفَّيْتُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

ماحقق کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاویں گے اور پورا دیا جاویگا ہر ایک جی کو جو کچھ

عَمِلَتْ ۝ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَسَيُقَ الِّ الَّذِينَ

کیا تھا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں اور ٹانگوں جاویں گے وہ لوگ

كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاؤُهَا فَتَحَتْ لِهُمْ

کہ کافر ہو کر دوزخ کے گردہ گردہ یہاں تک کہ جب آئی گے اُنکو پاس کہوے جاویں گے دروازہ کھول دیا

وَقَالَ لَهُمْ خُزِّنْهَا ۖ لَكُمْ مَّا تَكْمُرُ سَلَفُكُمْ يُتْلُونَ عَلَيْكُمْ

اور کہیں گے دھڑو آنکھ جو کیدار اُنکو کیا کرتے تھے تم پاس پیغمبر تم میں سے پڑھتے تھے اوپر تمہارے

آيَاتٍ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَ لَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ أَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ

آیات نشانگان پروردگار تمہاری اور ڈرارتھے تمکو ملاقات اس دن تمہاری سے یہ کہیں گے نہیں بلکہ آئے تھے

وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۖ قِيلَ

لیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافروں کے کہا جاویگا

ادْخُلُوا الْبُؤَابَ جَهَنَّمَ خِلَافِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوًى

داخل ہو دروازے دوزخ میں ہمیں رہنے والے پنج ادیسے پس بُری ہے جگہ رہنے

لِلْمُتَكَبِّرِينَ ۖ وَسَيُقَ الِّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ

تکبر کرنے والوں کی اور ٹانگے جاویں گے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہت کے

تکبر کرنے والوں کی

وَمَرَّاهُ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَّاءُ فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَ

گر وہ گروہ یہاں تک کہ جب ادیکے پاس اور کہولے جا دیگے دروازے ادیکے اور

وَقَالَ لَهُمْ خُزْنُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا

کہینگے واسطے ادیکے چوکیدار اُسکے سلامتی ہو میو اور تمہارے خوشحال ہو تم پس داخل ہو اور میں

خَالِدِينَ فِيهَا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا

ہمیش رہنے والے اور کہینگے ب تعریف واسطے اللہ کے جو جن نے سچا کیا ہے

وَعْدَهُ وَأَوْرَثْنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُ الْأَمْرَ الْجَنَّةِ

وعدہ اپنے کو اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا جگہ پڑنے میں ہم بہشت میں

حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ

جہاں چاہیں ہم بس اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا

جلد چہارم

مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الحوض والشفاعہ فصل اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخش کرے والے مہربان کے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۱۔۱۲ سے روایت ہے کہ انیس نبی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَتُوبَ إِلَيْكَ فَيَقُولُونَ

کہ روکے جائیں گے مسلمان دن قیامت کی پہانک کہ تکمیل پر تیری سبب روکیں گے پس کہیں گے لوگ

لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَبِمَا نَحْنُ مِنْ مَكَانٍ كَافٍ أَتُونَا دَمًا

کہاں تک طلب کریں ہم کیسکو تاہم کرتا ہاں طرف رہتا ہو پس ات دینا ہوا پس ہم و محنت سے پس آدین گئے سلطان غرض کہ

فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ ابْنُ النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ يُبَدِّلُهُ وَ

پس کہیں گے کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگوں کے پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے نام سے اور

اسْتَنْكَرَ جَنَّتَهُ وَأَبْجَدَ لَكَ مَلَكُوتَهُ وَعَلَّمَكَ اسْمَاءَ

کہاں تمکو آہنی بہشت میں اور سجدہ کر دیا وہاں تھا کہ اپنے فرشتوں سے اور سکھائے تمکو نام

كُلِّ شَيْءٍ اَسْفَعُ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّىٰ يَرْجِعَنَا مِنْ مَّكَانِنَا

ہر چیز کے شفاعت کرد ہماری نزدیک پروردگار کے تا رات بخیر اور بجا دیں جگہ سے

هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَوْمِيذُ كُرْخَيْتُهُ التَّاصَابُ

پس کہیے آدم نہیں ہو نہیں اس مقام و قریب اور یاد کریں گے وہ گناہ و نصیبی کہ پہنچے تہیجے او کو

اَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ فِيهِ عَنْهَا وَلَكِنْ اَتَتْهُ نُوْحًا اَوَّلٰ نَبِيٍّ

کہا نے درخت سے اور تحقیق منع کر گئے تھے اور نزدیک نہیں دیکھیں جاتے تھے کہ پاس اول نبی

بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَا تُوْنُ نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ

کہ بھیجا انکو اللہ نے اور کافرون رو سے زمین کے پس آویں گے حضرت نوح کے پاس پس کہیے وہ نہیں

هُنَا كَوْمِيذُ كُرْخَيْتُهُ التَّاصَابُ سُوْالُهُ رَبِّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

مقام شفاعت میں اور یاد کریں گے نوح گناہ اپنا کہ پہنچے اسکو کہ وہ سوال کرتا پروردگار کو سزا دے

وَلَكِنْ اَتَتْهُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَا تُوْنُ

دیکھن جادتم ابراہیم کہ پاس کہ دوست خدا مہربان کہین فرمایا حضرت مسلم زہرا دیکھے لوگ

اِبْرَاهِيْمُ فَيَقُولُ لَنِي لَسْتُ هُنَا كَوْمِيذُ كُرْخَيْتُهُ كَذِبًا

ابراہیم کے پاس پس کہیے وہ بلاشبہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کریں گے وہ تین جہت کہ تھا

كَذِبًا وَلَكِنْ اَتَتْهُ مُوسٰى عَبْدُ اللّٰهِ التَّوْرَةِ

او کو دنیائیں دیکھن جادتم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ کہ دیکھ اللہ نے او کو نوریت

اور یاد کر گئے وہ اپنی اڑن فکروں کو پہنچتی تھی کہ وہ قتل کرنا فطری کا ہے لیکن جادو تم حضرت عیسیٰ کے پاس

کہ بندہ خدا کا ہے اور رسول اور مہمانی ہے اور کلمہ اسکا ہی فرمایا جو یہ تعلیم فرمایا ہے حضرت علیؓ

پس کہیں عیسیٰ میں نہیں ہوں اس قریب کا و لیکن جادو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک نیند آگیا کہ یہ شخص کہیں نہ آ رہا ہے

اگلے گناہ اذیہ اور پچھلے فرمایا حضرت صلوات اللہ علیہ اجمعین کو میرا اس طلب کرو چکا میں ان سے

یہ پیاس بیچ گہرا سکو کے پس اذن دیا جاوے گا مجھ کو در آئیگا اللہ ہم کو پاس دے گا دیکھو گائیں اللہ تم کو گردن گائیں سجدہ کرنا ہوا

جہوڑیگا مجھکو اللہ سجدہ میں جمدت تک چاہیگا یہ کہ چوڑے مجھکو فرمادیگا اللہ تعالیٰ کہ سراوہا مجھ اور کہ جوہا، ہول کے نکال

۴۰ شفاعت کر قبول کیجا دینی سٹھ تیری اور مانگ تو دیو یا جاوے گا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤ گا میں سر اپنا پس تعریف کروں گا میں

عَلَىٰ رَبِّي بِشَاكِرٍ مُّشْكِرٍ يُعَلِّمُهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَجْعَلُنِي حَدًّا

اپنے رب کی ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلا دینا مجھ کو اللہ تعالیٰ پر شفاعت کرے گا میں پس حکیم کا دیکھنے والے میری ایک چیز

فَاخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَادْخُلْهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ بِاللَّهِ

پس نکالو گے انہیں اس جہنم کو آگ دوزخ سے اور داخل کرنا گناہگوں بہشت میں پہرے نگاہ میں دوبارہ بارگاہ رب

فَاَسْتَاذِنُ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِ بَيْتِي ذُنُوبِي عَلَيْكَ اِذَا رَأَيْتُهُ

پس اذن چاہوں گا میں آپ کے پاس آؤں پھر دیکھوں گا میں آپ کو جب کہ میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے آپ کی ہر چیز کو دیکھا

وَقَسَمْتُ سَكِينَةً اَفِيَا عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ اِنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقُولُ

تو قسم دے گا میں آپ کو کہ میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے آپ کو دیکھا اللہ تعالیٰ چاہے تو میں آپ کو دیکھوں

ارْفَعُ فَمِنْهُمْ وَقُلْ سَمِعْتُ وَاشْفَعُ ثُمَّ فَمِنْهُمْ وَقُلْ سَمِعْتُ وَاشْفَعُ

اوپر اٹھانے والے میں سے اور کہہ کر اٹھانے والے میں سے اور کہہ کر اٹھانے والے میں سے اور کہہ کر اٹھانے والے میں سے

رَأَيْتُ فَاَتَيْنِي عَلَىٰ رَبِّي بِشَاكِرٍ مُّشْكِرٍ يُعَلِّمُهُ ثُمَّ أَشْفَعُ

میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے آپ کو دیکھا اللہ تعالیٰ چاہے تو میں آپ کو دیکھوں

فَيَجْعَلُنِي حَدًّا اَفَاخْرِجُهُم مِنَ النَّارِ وَادْخُلْهُمُ الْجَنَّةَ

پس وہ میں کو دیکھنے والے میں سے نکالے گا میں کو دیکھنے والے میں سے اور وہ میں کو دیکھنے والے میں سے

ثُمَّ اَعُوذُ بِاللَّهِ فَاسْتَاذِنُ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِ بَيْتِي ذُنُوبِي عَلَيْكَ

پھر آؤں گا میں آپ کے پاس آؤں پھر دیکھوں گا میں آپ کو جب کہ میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے آپ کی ہر چیز کو دیکھا

عَلَيْهِ فَاذْكُرْ آيَتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا فَبَدَّ عَنْكَ مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ

دیکھنا پس دیکھنا کہ کونساں لوگوں نے سجدہ کرنا ہوا پس پھر دیکھنا کہ جو سجدہ کر چاہیں اللہ تعالیٰ

يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ رَفِعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تَسْمِعُوا شَفَعْتُ شَفَعْتُ وَرَسُولٌ

پہنچتا مجھ کو پھر فرما دیکھنا اٹھا تو اسے محمدؐ سرائی اور کہہ سنی جاوے گی مگر میری طرف سے قبول کر جائیگی مگر میری طرف سے

تُعْطَاهُ قَالَ فَاذْكُرْ رَأْسِي بِشَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يَعْلَمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ

دیا جاوے گا فرمایا حضرت پس اٹھا دیکھنا میں سرائی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سیکھلاو دیکھنا مجھ کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کر دے گا

فِي حَادِي حَادٍ فَخَرَجَ فَخَرَجَ مِنْ النَّارِ وَأَدْخَلَهُمْ

میں سے میں کہ جاوے گی میں سے نکال دے گا میں پس نکال دے گا ان کو آگ سے اور داخل کر دے گا ان کو

الْجَنَّةَ حَتَّى مَآبِئِي فِي النَّارِ الْأَمْنُ قَدْ حَبَسَ الْقُرْآنُ

بہشت میں یہاں تک کہ نہ باقی رہے دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اس کو قرآن نے

أَيُّ وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْخُلُودُ ثُمَّ لَكَ هَذِهِ الْآيَةُ عَسَى أَنْ

یعنی وہ شخص کہ واجب ہے اس پر ہمیشہ رہنا دوزخ میں پھر پڑھی آنحضرتؐ یہ آیت نزدیک ہے کہ اٹھاؤ

يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالُوا هَذَا الْمَقَامُ

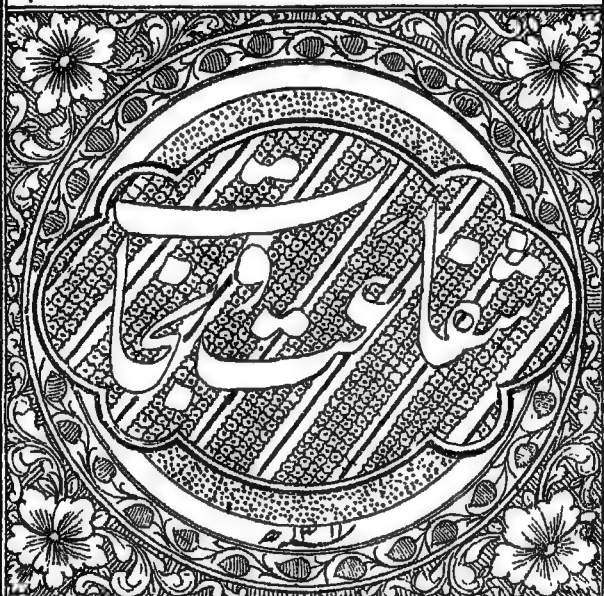
مجھ کو رب تیرا مقام محمود میں فرمایا حضرت اور یہ ہے مقام

الْحَمْدُ الَّذِي وَعَدَ أَنْبِيَائِهِمْ مَتَّقُوا عَلَيْهِ

محمود کہ وہ وعدہ کیا اللہ نے پیغمبروں کو متقی رہو اس پر

اِنَّ مِنْ اَسْرَحِكَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ حَسْرًا

شعری در بیان حالات خضر و شمس عاصیان و گنگار ان موسوم به



در تصنیف سید غفوری شاکر جامی از روی خطی موجود در کتابخانه کتب خطی

در مطبع فیض منبع شام اون واقع گولنج لکھنؤ طبع



قدم اے ستمگر بنھائے ہوئے
 کہ لاشے شہید دن کے ہوں پائیل
 سروہی کے قبضے میں دستِ قضا
 آدا کہتی ہے میری خاطرے آدم
 تجھے دوست سمجھیں تو دشمن ہو کون
 تری گنج آدائی ستم کا کرم
 کبھی تیرے میلے نہ تیر ہوئے
 اگر چوں آنکھیں چرائے رہیں

گرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے
 نہ چلنا کہیں وہ قیامت کی چال
 جفا تیری چوں میں اے یوفا
 ہوئے گر چہ لاکھوں تہ تیغ جور
 تو ہی رہنا ہے تو رہن ہے کون
 تری یوفا کی کرم کا ستم
 صفیں صاف برباد شکر ہوئے
 نظر نہ تیرے سٹائے رہیں

ترے داغ سے دل میں گلکاریاں
 کہیں تو ہر آتش کہیں زودِ نسیل
 کیا تیرے زندان نے یوسف کو بند
 تنک تیرا زخون میں ایوٹ کے
 ترا بخدا آچھے بنون کا بگاڑ
 نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم
 جہاں گیرے نہکھیت و لر یا
 چمن کہ ہوا تیری ایسی لگی
 ترا دیر ہے قبلہ کائنات
 ترا طور کیف انا الحق مست
 برہمن کو بت سنے دھوکا دیا
 پڑا سپر فنا ہو گیا
 تپش مہر محشر کی بڑھتی ہوئی
 نہ گیسو کا نسل اور نہ رخ کا بدل
 ترے موئے مشکین بلا در بلا
 کہاں بل کہاں بیچ تقدیر کے
 وہ چمکے شہیدانِ ابرو کے داغ

ترے دم سے آنکھوں میں چٹکاریاں
 بچیں یا اہی کلیہ و خلیل
 ہوئے تیرے مقتل کو عیسیٰ پسند
 کھٹک تیری دید و نمین تعقوب کے
 ترا بیستون بگڑے دل کو پہاڑ
 کشاکش میں ہیں تجھے دیر و حرم
 ہر کس فتنہ میں عطیہ دے دیا
 رگ گل سے بلبل کو پھانسی لگی
 ترا کعبہ سے مرجعِ سونات
 ترا وادیِ امین آتش پرست
 بتون کو خدا کہہ کے بندہ کیا
 پری سنے تو بھی بلا ہو گیا
 ترے حسن کی دھوپ چڑھتی ہوئی
 وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل
 ہر اک طرہ ہنگامہ کر بلا
 یہ نکلے ہیں زلفِ گر گہر کے
 کہ نکل ہو گئے مسجد وں سے چرخ

کوئی چشم کا فرسہ اس آن کی
 ستم تیر مَرگان کا اٹھتا نہیں
 جو سیدھی ہوئی تیری ترچھی نظر
 خموشی کے پردے میں معجز بیان
 مکر تیری ہوتی تو کہتے بشر
 دو عالم ہے کاہ اور تو کہہ لا
 کھینچی تیرے قیامت کی تصویر ہے
 چہ خوش گفت روشن لے اہل حال
 جہان تابہان از آبد تا ازل
 قیامت اسی جذب کا ہو خطا
 پھر اے شوق کبتک لیل نہا
 خدا کے لیے اک نئی چال چل
 نظر آئے مستقبل دہر حال
 نہو خیرہ حیرت سے چشم یقین
 سخن کو ہے محشر کا جلسہ پسند

قسم کفر کھائے تو ایمان کی
 کسی دل کا اتنا کلیجہ نہیں
 ہوا اک زمانہ ادھر کا ادھر
 دہن گوگو کی ہے اک چیتان
 کہ ڈوبا ہے تو خون میں تا مگر
 کشش ہے ترا قیامت دریا
 کشش کیا قیامت کی تصویر ہے
 کہ خشرست ہو داسے شوق وصال
 کشش منظر شاہد لم نزل
 فنا و بقا شبہم و آفتاب
 بلائے فراق و غم انتظار
 دکھا آج ہی جو کہ دیکھیں گے کل
 ہو امروز آئینہ فردا مثال
 دکھا کوئی نزدیک میں دو بین
 کہ ہے مصرع طرح قد بلند

شرح حال روز قیامت

اب ایسی غم وہ دورِ ستم
 کہ برہم ہو بخانہ کر و جم

دل و درد دو ہاتھ اچھلنے لگے
 فنا پر ہوئے دائرے کا مدار
 نہ می ہو نہ فی اور کبھی می سے فی
 سن اک رند بیباک کی گفتگو
 وہ می دے جو اس وقت موجود ہو
 بدویرِ اخیر ایک لبریز جام
 بردن ہی دنیا کا آفت کی صبح
 اوجالے میں پیدا اندھیرا ہوا
 سموم پر آتشِ نسیمِ حمر
 ہوا پرزے پرزے گریبانِ صبح
 آذانِ سحر سورنے ایسی دی
 چلی نیستی کی سلامی کی توب
 زمانہ کی قوت زمین کی سکوت
 لڑے قلعے شاہوں کے بایکگر
 بلا خیر جھوٹے فنا کے چلے
 بلے خاک میں آسمانِ دین
 زمین ہو گئی قطعہ لاخراج

می عیش پاؤں سے چلنے لگے
 کشش کاف مرکز کی ہوا شکا
 کہ کر کی طرب کردو کاؤس گئی
 ق جو کہتا تھا ساقی سے اے ماہر
 کہین بابِ توبہ نہ مسدود ہو
 کہ ہے مرگِ ابنوہ کاخِینِ عالم
 قیامت کا دن ہی قیامت کی صبح
 شبِ آرزو کا سویرا ہوا
 سحر کی یہ نوبت کہ ہے دوپہر
 پھٹا بجیہ چاکِ دامنِ صبح
 کہ اللہ اکبر چھری چل گئی
 پڑی کوسِ حلت کے ڈنکے پہ چوب
 ہوئی پامالِ اِذَا زُلْزِلَتْ
 بجانے لگے شیشہ خانے گجر
 پرو بالِ عنق کے پنکھے چلے
 نہ باقی رہی شاہ و مہر و نگین
 ہا کیا ادڑا اوڑ گئے تخت و تاج

نظر آئے سبیم و زرقش آب
 غضب حضرت عشق دھانے لگے
 قباگل کی تسکی تو سبیل کنیل
 چمن کے خیابان میں اوڑتی ہو چھیل
 ہراک لالہ داغ دل نا امید
 لگائی فنا نے کہاں داغ بیل
 ہراک بزم میں ماتم رنگ و بو
 ہوئی محو خلوت ہراک انجمن
 حسین مٹ گئے نکست گل کی طرح
 سنا دی کی یہ شہرت عام ہے
 ہراک غم کے ماتم میں نالانہی
 اوڑاتے ہوئے سر پہ فرقہ کی ہول
 کرین یاد کیا عیش موہوم کو
 کہو خدمت حضرت مولوی
 وطن کو غریبان بیجان چلے
 سو بحر قطرہ روانہ ہوا
 نہ باقی رہا غیر حق بہر نام

ہو ہی بھٹکے سکے کی مچھلی کباب
 کہ اپنے مٹون کو مٹانے لگے
 بگاڑا ہر اہتک بنایا تھا کھیل
 اوٹھے بلبلو نہیں گلستان کے پھول
 ہراک زگرش شوخ چشم شہید
 عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
 ہراک سینہ اک تربت آرزو
 ہراک شوق کو ہے غربت اندرون
 اسیر اوڑتے پھرتے ہیں بلبل کی طرح
 کہ مہر اور کفان کا نیلام ہے
 ہراک رخ پہ چھائی ہوئی بکسی
 مرے ایسے جگمگاتے تیرا نہ پھول
 خدا بخشے یا ران مرحوم کو
 کہ اب تیرے ہجران کی بٹری
 تیرا نہ سوئے نیستان چلے
 خدا ہی کا ختم آب و دانہ ہوا
 ہوا قصر ایجا د ہو کا مقام

نہا عالم قدس کی بار بار	ن کہ کیا ہو گئے شاہِ گردون و قفا
جو تھے اپنی ثروت کی نخوت میں گم	جو کہتے تھے ہر دم آنا رنگم
کہاں پہلوانانِ لشکر شکن	کہاں شہسوارانِ شیر زن
کہاں ماہر ویانِ چین و چل	کہاں جان نثارانِ آشفہ دل
کہ ہر جی چھپائے ہیں اب وہنم	بھگتا تھا جن پر خدائی کا دم
کہ ہر چھپ گیا چرخِ مینا نگار	کہاں لٹ گیا کاروانِ غبار

حشر و حشت افزا

پلا میرے یوسف لقا ایک بجائے	نہیں اب تو قیدِ حلال و حرام
وہ مجھ سے پھر اپنے گم آئے روح	وہ مجھ کا ہر روحِ نجاتِ روح
ہر اک بست خوابیدہ ہشیار ہو	وہی گرم ہو حق کا بازار ہو
ہوا پھر تقاضاے شانِ شہود	کہ ملکِ عدم سے پھر آئے وجود
مکر رہی نغمہ سنجِ ظہور	نیستانِ قدرت کی زینے صور
فضاے عدم میں وہ لی چھا گئی	کہ قالبِ مینِ مردون کے جان گئی
اوڑا پہلے رنگِ اب ہر اوڑنا محال	بچھا اب کی اچھا رنگِ گلِ کمال
ہوں رونقِ دہر خانہ خراب	وہی چرخِ مینا وہی آفتاب
یہ مرقہ کا سا پنچہ او بلنے لگا	کہ ہر جسمِ گلِ گل کے ڈبلنے لگا

نہ سو جہا زمانہ کا چال اور چلن
 نکل آئے غریبان نئی روپ میں
 بیابانِ وحشت میں ہر اکِ دوان
 وہ دشتِ پر آشوبِ روئی میں
 ہر اکِ موج چلتی ہوئی تیغ تیز
 گہراو سکے ڈوبے ہوئے قافلے
 چھپائے ہی بجلی کوئی میں ریت
 بشرِ مضطرب مثلِ ماہی ہوئے
 ہو اکیا بھبھو کا رُخِ دلربا
 سروں پر ہمارے ہمارے گناہ
 یہ کیئے کہ آنکھیں چھپائی ہوئے
 ہیں یا رون کے آب چھلکے چھوٹی ہوئے
 ملا دُخترِ زکوٰۃ سورج کا روپ
 تیری ڈالنے وہ لی دون کی
 سحر پہ ہوا دو پہر کا یقین
 صفت اور موصوفِ غم میں بھنسے
 کھینچے اک شکنجے میں فقر و غنا

ہو آپشیمِ مرقد کا جالا کفن
 چلے آٹھ کے تہ خانے سے دھوپ میں
 کفن کی اوڑا تی ہوئی دھجیان
 کہ ریگِ روانِ قلزمِ آتشیں
 ہر اکِ قطرہ بر حالِ خودِ آشکِ بزم
 حبابِ اوسکے ٹوٹے ہوئے آبلے
 پکاتی ہی دھوپ اپنی کشتوں کی گیت
 زبان میں وہ کانٹے پڑے پیاسے
 کہ ہر خال کا دانہ بھنسنے لگا
 لگے کھیلنے مثلِ مارِ سیاہ
 اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے
 جو تھے داؤن پر داؤن لوٹے ہوئے
 یہ ہے وہ پری جب کا سایہ ہی دھوپ
 کہ زہرہ سے اونچی ہر اک کی گئی
 یہ ڈوبی ہی سازنگ میں بہرین
 خطا اور خطا و ارتشکین کسے
 بندھے ایک رسی میں شاہ و گدا

یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی
 ہر اک آنکھ سے گر گیا لغتِ دل
 کبھی تھا جو یوسف سے بڑا ہر عزیز
 پریشان ہے جگل سے دیوانگی
 کہ کعبہ بھی قبلہ کی بھولا ہے راہ
 ہر اک پتی گر ٹہنی سے مرجھا گئی
 زمین پاؤں کے نیچے تھمتی نہیں
 زبان تک دُعا اور دُعا تک اثر
 پرو بال درون کا ہے آفتاب
 جو وہ کشتی کھینچیں تو ہم پار ہوں

نہ بیٹے کو مطلق خبر باپ کی
 ہر اک باپ بیٹی کے منہ سے نخل
 ہین اب کسی کو برادرِ عزیز
 ہو سبرے کو گلشن سے بیگانگی
 یہ بے آفتی ہے خدا کی پناہ
 ہر اک زندہ پر مردنی چھا گئی
 یہ سوچے کہ کچھ فکرِ جہتی نہیں
 نہ پھونچی نہ پھونچگی بے بال و پر
 چلین سوئے شانِ عالیجناب
 سفارش کی اون سے طلبگار ہوں

طلب دُعا کی خیر تعمیر ان علیہم السلام

ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد
 کہ گرمی بہت پڑتی ہے آج کل
 یہ شربت بنا کر جماعتِ غلیان
 کہ یہ دشت ہو جائے ٹھنڈی ٹھک
 گھڑی بھرمین سب طی کرین ملین

کہ صحرایِ قوا سے ساتی آہ سرد
 لگا دے کوئی برف کی آج کل
 ملا درویشین و اشکِ آن
 گھرے بھر کے آبِ عرق کے چھٹک
 چلین پیشواؤں سے اپنے ملین

ہوئے دلفکاران روز قیام
 ابوالانبیاء ابوالمرسلین
 چمن پرور رنگ دبوئے کلم
 ملک کی نظریں بڑی دور تھے
 سر آسمان خلد و طوبی ملا
 کہیں کچھ زبان سے یہ طاقت کہا
 کہ تن پر نہ کپڑا نہ منہ پر نقاب
 چلے آتے ہیں دبم غمش پیش
 نئی چالیں ہمو دکھاتا ہے
 یہ بگڑی ہو گردن کی جھگیٹھی
 تپتے ہیں موج ہوا میں نہاں
 چلین دو قدم اب وہ ہم ہی نہیں
 اوٹھے جاتے ہیں پاؤں کیا کیجئے
 سوا اسکے اپنی نہیں کوئی عرض
 یہ فرمایا میری بھلا کیا مجال
 بچنے یا داتی ہے اپنی خطا
 قد بوس آدم علیہ السلام
 نئے باغ کے میوہ اولین
 باہام انبی باسمائیم
 نہ کیوں سجدہ کرتے کہ مجبور تھے
 زمین پر خلافت کا تمنّا ملا
 اشاروں سے ظاہر یہ طرزیان
 سوا نیرہ پر آگیا آفتاب
 زبان پر ہی الجوع یا العطش
 کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھیر آتا ہے
 کہ اک ایک پل میں ہیں سو سو گھڑی
 برستی ہیں سیاب کی گویاں
 کہیں آئین جابین وہ دم ہی نہیں
 بلند آپ دست دوعا کیجئے
 کہ ہے اپنے بیٹوں کی امداد فرض
 خد اکا غضب ہے خد اکا جلال
 کہ بھولا تھا میں نہی لا لقسر یا

ہوئے دلفکاران روز قیام
 ابوالانبیاء ابوالمرسلین
 چمن پرور رنگ دبوئے کلم
 ملک کی نظریں بڑی دور تھے
 سر آسمان خلد و طوبی ملا
 کہیں کچھ زبان سے یہ طاقت کہا
 کہ تن پر نہ کپڑا نہ منہ پر نقاب
 چلے آتے ہیں دبم غمش پیش
 نئی چالیں ہمو دکھاتا ہے
 یہ بگڑی ہو گردن کی جھگیٹھی
 تپتے ہیں موج ہوا میں نہاں
 چلین دو قدم اب وہ ہم ہی نہیں
 اوٹھے جاتے ہیں پاؤں کیا کیجئے
 سوا اسکے اپنی نہیں کوئی عرض
 یہ فرمایا میری بھلا کیا مجال
 بچنے یا داتی ہے اپنی خطا

<p> غائب باز گندم بنا جو فروش مگر تم کرو قوح سے اتنا س ہدایت کے گلشن میں تھا وہ پھرا ہوا نا خدا بنکے وہ چارہ سنا ہوا میں بھڑے تھے جوشِ حباب مگر گھاٹ پر او سکی کشتی لگی کہ شرمندگی سے ہون میں آکے پسر کی شفاعتِ خلافتِ رضا کرو خواہشِ رحمِ ربِ حلیل رکھی پا کے حکیم خدا بیدار کہ فرزندِ آذر ہو ابست شکن کیا او سنے غرود کو گردِ برد کہ جسپر پڑے لامکان کی نظر وہی ہر قدم پر نسیمِ آرزو ہنیں جھکو کہنے کی طاقت نہیں غلط کہہ کے میرا ہوا دلِ دو نیم ملو جا کے موسیٰ سے یا دشمنِ خیم </p>	<p> بترغیب ابلیس بیہودہ کو ش مجھے خود ہے سختِ نظر اور ہراس رہا نہ توں جبکو امت کا خار پڑا جبکہ چکرِ بینِ دین کا جہاز ہوئے جبکہ طوفانِ میںِ بَغِ غِیبِ آ ہراک موجِ تلوار کی باڑہ تھی دمان سے ملا صاف سیدھا جوا جو کی مینے وقتِ نزولِ قضا تھیں چاہیے جا کے پیشِ خلیل وہ تھا جسے بیٹے کی گردنِ تیغ وہ تھا جسکو کہتے تھے اہلِ زَن ہوئی جسپہ آتشِ سلام اور برد بنا یا خدا کا وہ پر نور گھر گئے قبلہ و کعبہ کے روبرو وہ بولے کہ پیشِ جہانِ آفرین کئی باتیں مانندِ اتنی سقیم اسی سے ہے ہر دمِ مرا حالِ غیر </p>
--	--

<p> کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن چراغِ سرِ طورِ غیبِ سی اسیرِ کفِ دستِ ہر منیر کہ بولے جنابِ کلیمِ الخِذر لیے متعلین ڈھونڈتا ہی مجھے مرا قلب ہے لاکہ سانِ دَعا تمھارے لیے بس عیشی کا دم کہ دیتا تھا مردوں کو آبِ حیات وہ تھا عطرِ گل یا کہ مٹی کی روح بسرِ کارِ ذیجاہِ گردون مقام بے نذر تارِ نظریں گئے مسیحا ہوئے اس طرح رہتا مخاطبِ بریائشِ افعِ المذنبین حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء جہیم و جنانِ زیرِ فرمانِ او </p>	<p> اویسی کو بلا تھا یہ گوشِ ودہن نگیں جہانِ تاب نامِ آوری عصا پیرِ اعجاز کا دستگیر و مانِ جا کے گھبرائے خونینِ جگر خیالِ ایک خون کا برا ہے مجھے مری طبع کو ہے بڑا انتشار مگر تم ادھڑاؤ نہ حرمانِ کاظم دمِ واپسین تک رہی او کی بات نہ تھی جسمِ خاکی میں اور اسی روح ہوے آکے حاضرِ بشوقِ مقام لٹاتے ہوئی معدنِ چشمِ ترا سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا کہ لو دامنِ شاہِ اقلیمِ دین کلیدِ درِ درگاہِ کبریا محمد کہ شانِ خدا شانِ او </p>
---	---

نعتِ منبعِ الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ادب سے بھڑتا ہوا ہر قدم

سنبھل کر ذرا خانہٴ ستیزم

سرِ شکر سے سیکڑون کر سجود
 مقابل میں لکھ لوج محفوظ کو
 یہ ہو معنی تازہ کارنگ و بو
 ہر اک صفحہ پر نہ ورق ہوں نثار
 وہ لکھ چکو فرمائیں روح الاہن
 حسینے کہ روئے خدا سونے او
 مہ حسن عارض کی منزل میں ہے
 وہ خود شمع روشن ہے خود ہی گلزار
 وہ سرکارِ مائتھم میں سردار حبیب
 وہ دیباچہ گلستان وجود
 کہے دیکھ کر صورتِ ہمیشہ
 وہ عالم کہ دانائے سرِ قدم
 وہ کامل کہ چہرہ نشانِ بد
 صفی جسکی رلا یہ ہر دم نگاہ
 قدمِ عزت افزائے عرشِ برین
 سلامش پیامِ خدائے حمید
 بکارِ قدم کا درِ شاہوار

ہر اک سجدہ میں پڑہ ہزاروں درود
 تو ارد بھی مصحف سے گریہ تو ہو
 کہ جو حرف نکلے وہ ہو با وضو
 وہ لکھ نعتِ محبوبِ آمرزگار
 کہ پڑہ چل کے پیشِ سخن آفرین
 جیسے کہ سوئے خدا روئے او
 غمِ عشق کا خون رگِ دل میں ہے
 نیاز او سکا پر وانہ مانند ناز
 چراغِ رہ دو دمانِ قریش
 کہ جیسے ہے بلبل کا طہرِ درود
 ہر آئینہ حیرت سے یاد و احوال
 وہ آئی کہ ہمارا لوح و قلم
 نثار او سپہ روح شہیدانِ بدر
 سخی جو کہے لائے جز لاکہ
 غبارِ قدمِ سرمہ چشمِ دین
 درودش بہارِ کلامِ خمیدہ
 گلستانِ قدرت کا صبح بہار

چہ کثرت کہ یک سقف عرش بلند
 چہ وحدت کہ آئینہ پیکرشن
 لیے ہاتھ وسعت کا فیض عظیم
 رضا او سکی عین رضائے خدا
 دعا کو اثر کی ضرورت نہیں
 کرامات جنت کرم کا خطاب
 سخاوت کا منصب شجاعت کو ستارہ
 لب خشک بیا نگلی روزہ دار
 وہ عارف کہ تہی جیکی خلوت سراز
 وہ عابد کہ جسکی سزا گندگی
 ملی او سکی ہاتھوں سے یہ آبرو
 کیا سجدہ شکر با صد نیاز
 دمان مبارک سے روزہ کی عید
 دو عالم کا تھا قبلہ محترم
 بتوں سے کیا اوسنے کہہ کو صفا
 وہ توحید کی اک دمانی پھری
 دیا قول او کے جو دو بولنے

نر صد جلوہ اوست آئینہ بند
 تابندہ کہ عکس فیتہ از برش
 کئے عہد رافت کا خلق عظیم
 شفاعت ہے شرط اور غفران جزا
 طلب کو تقاضے کی حاجت نہیں
 عذابِ الیم اصطلاح عقاب
 عبادت کا میدان ریاضت کے مقام
 درم ہر قدم کا تہجد گزار
 مقام الی ربک المنتہی
 تھی مساجد پیغمبر بندگی
 کہ کہیے وضو کرنے آیا وضو
 متصلے پر او سکی جو پھونچی نماز
 جہاد او کے چین جبین کا شہید
 سر منبر کعبہ او سکافتم
 کہو حج کرے او سکے گھر کا طواف
 کہ دورِ بتان سے خدائی پھری
 تو کلمہ کا طوطی لگا بولنے

حکومت ہر اک جاہدایت کی تھی	ولایت خدا کی ولایت کی تھی
عرب اور عجم سب کی زمین تھیں آپ	ولایت کا تاج کراستہ ہیں آپ
مہ برج رفت سپہر شرف	گل بہت گلشن در نہ صدف
شہنشاہ کہ تاج سپہ سردری	پیمبر کہ اعجاز پیغمبری
عناصر کی یارب یہ تقدیر ہو	کہ اس جو کھٹے مین یہ تصویر ہو
کریم و کرم گستر و کار ساز	خدا در حقیقت بقول مجاز

شفاعت شفیع

خبر لے مرے ساتی بزم راز	کہاں ہی تو اسے باعثِ موز و ساز
مین ہوں عاشقِ نالہ پر اثر	ہوا شور گو کوئے قمری کہ ہر
پیسے نے لین دل مین سوچ کیا	کہاں بوتا ہے سکھی پی کہاں
وہ مری دے جو ہو دلکش و دلکش	وہ می جہان نشہ ہو مشکل کشا
وہ می جو ہی سر جو شریکِ قتل	وہ می جو ہی رحمت کی ٹوپی کا پھول
کھینچی بخودی خسانہ لوز کی	پنچوڑی مدینے کے انگور کی
چلا اللہ اللہ کے دیکھنے	کوئی جھگو دیکھے مری آنکھ سے
اسی واسطے تھا یہ شور و شور	ظہورِ فنا و فنائے ظہور
کہ سب آگلے پچھلے بڑی اور بھلے	جھون نے نہ دیکھا ہو دیکھیں آدے

ہر اک بے عمل شہید اضطراب
 ہوا ہمدرد نامائے بلند
 کہ اسے خستہ جاتون کے حاجت روا
 حبیبِ خداوندِ بالا و پست
 ترے گرد پھرنے کو ہین نہ سپہر
 شرافت کو آدم کی تجھے شرف
 سیلا کی نیرِ داغِ غضب کے فتوح
 نہ ہتے کہین کفر کے بحرِ دیر
 ہوا جبکہ تڑکا ترے نور کا
 خدا کا جُدا تجھے طے زرخن
 میقتان ہما سرائے خلیلؑ
 مر رضوان دار الشفائے ریح
 تپش سے ہر اک شخصِ بے کج
 بسا خوب خانہ خرابی کا گھر
 بیان کیا کرین حالتِ مے گل
 تموشی میں ہر اک نفسِ نالہ خیز

پھونچ کر حضورِ شہِ نوری و قار
 زبانِ یون ہدیٰ تر جانِ سپند
 ہر انسان کے در و دل کی دعا
 خدا تجھ پہ ہستی و ہر اچھے بہت
 ہین تیرے قدم آئے نشانِ ماہِ نور
 خلافت کو تو ہی گرائی خلف
 نہاں تیرے خنجرینِ طوفانِ فوج
 جو آتا زبانِ پر تری لا تذر
 چراغِ کف دستِ موسیٰ نجبا
 نہو حذف کیون کن ترانی کا کن
 ترے خوانِ نعمت پر ابنِ اسیل
 ہوئے لوٹ کر تیرے در پر صبح
 نفسِ گردِ آئینہِ دل ہے آج
 بنا آسمانِ آجڑے گھر لوٹ کر
 کہ پس پس گیا گو ہر جانِ دل
 ہر اک زخم پر زخمِ الماسِ دیز

نہیں باقی اب دوست دشمن ہیں
 ترے دوست بھی کہ نہیں سکتے حال
 کوئی بقراری کوئی آو سرد
 بلا میں پھنسنے میں غریب و میر
 تمام اہل دل اک نصیب میں ہیں
 اوکھڑتا ہی میدان سے ہر اک قدم
 نہیں آب و دانہ جبین یا مریں
 زرا جان تک سپرہن میں نہیں
 ہر اک دیدہ تر ہوا تار کھڑ
 جھڑی وہ لگائے ہے چشم پر آب
 بھڑک اوشی اک آتش تیز تر
 یہ سب تیرے پاس گئے ہیں اس لیے
 زرخ خور میں زردی نمودار ہو
 وہ سردی کہ ہو موسم بردگ
 بلا سے فلک گر جلن میں رہے
 بفرمود آن سید انبیا
 کہ یعنی ہوں میں ہر بشر کا قیل

ہی شرکی زبان پر بھی یہ ذکر خیر
 مبادا کہ ہو دشمنوں کو ملال
 نہ پیدا کرے آپ کے دل میں درد
 ہیں سب ایک تکیے کے گویا تیر
 تری جان سے دور آفت میں ہیں
 نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم
 پیئیں آں سو کھاتے ہیں ٹھوکرین
 کوئی دم کا وہاں گا کفن میں نہیں
 اسی تار میں ہے ہماری خبر
 کہ ہے اوسکے دھیلوں کی مٹی خرا
 بچھانے کو دوڑا جو دانا تر
 کہ بندوں کو رکھ لے خدا کے لیے
 زمین حشر کی زعفران زار ہو
 وہ تیغ جس سے یہ آگ ہو جا سحر
 یہ سورج کوئی دم گہن میں رہے
 کہ کا زمت است این وارتی نہا
 جمیع انبیا کی طرف کا قیل

اسی دن مرا جتن ہو دے
 قلم وین محشر کے نام خدا
 مجھے ہر بشر کا حق خود انطا
 رکھے گا ہر رب مری آرد
 کرم ادا کا ہے فتح باب فتح
 گزر پھر تہ عرش اعظم کیا
 کہ سیپارہ دل کا ہر اک رکوع
 زمین پر گری جب جبین مبین
 دُعا ایسی کی بعد حمد و ثنا
 کہا عرش نے بار بار آفرین
 تنہا درون دل در دند
 یہ فرمان ہو اسرا و ٹھا تو ہی
 ادا ٹھا یا سر پاک المختصر
 دُعا یہ کہ ہو مجسروں کی پناہ
 دُعا کیسکی تھی اور کسکا قبول
 بختی ہوئی حق کی پیش نظر
 زمین پر ہجوم ملا ناک کا لوز

مقام محمد ہی محمود ہے
 چلے گا تو سکہ اسی نام کا
 میں تھا نا امید دن کا امیدوار
 فَمِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لَا تَقْطَعُوا
 کہ من دَنِّ بَابِ الْكَرِيمِ انْفُخْ
 سر بندگی اس قدر ختم کیا
 گرا بعد سے میں با کمال خشوع
 مٹی سبکی قیمت کی چین چین
 کہ الحمد آمین کہنے لگا
 ہزار آفرین صد ہزار آفرین
 پری قات قدرت کی شیشہ میں
 جو ہے تہمت کو منظور ہو گا وہی
 گرا یا دُعا کے قدم پر اثر
 صفائی کا رحم ایک شجا گواہ
 ہوئی آرزو نقد جیب حصول
 خدا اپنے ندون میں تھا جلوہ
 چمکتی ہوئی شمع شان غفور

ہوا سکتہ میں مطلع آفتاب
بنا اطلس آسمان دھوپ چھپاؤن
بہت چرخ کھا کھا کر کشتا ہوا
کہ داماں محشر کی کلیاں کھلین
ہوا دشت پر خارا کسبزہ زار
نہ تھا جسکی قامت میں سایہ کبھی

نہ لایا خدا کی تجلی کی تاب
ہوئی دفن آتشین دھوپ چھپاؤن
زیر مہر کارنگ پھیکا ہوا
ہوا خلد کی لائے روح الاہین
چمن ہو گیا تختہ روزگار
چھپی اسکے سایہ میں دھوپ کی

خزانہ رحمت

یہ کہتے ہیں سورج ہے میزان میں
دکھا اپنی وصل نہ باقی مجھے
ترا میرنشی فرشتا ہی
بنائے مجھے بندہ بے دم
کھلاؤ فترا تخیان حساب
ہمارے رفیقان خانہ بدوش
ہر اک مردے کا روزنامہ لے
ہو جنکی میزان میں کچھ بیش و کم
رعایت کے پلن کو کھوے ہوئے

ہوا ٹھنڈی چلتی ہے میدان میں
پلا بے حساب آب تو ساقی مجھے
مرے ہاتھ ہی کا نوشتا ہی
مگر دے کے فار غلطی ایک قلم
ردی جب ہوا پرچہ آفتاب
ادھر رازداران ذی فہم و ہوش
جنارون میں حسرت کا کاغذ تھا
او دھروٹنگا فان موزون رقم
ترازو کو ہاتھوں میں تو لے ہوئے

نہیں ہے کچھ آسان آدھ حساب
 مقابل کماندار تقدیر سے
 اودھر کلک قدرت کا نو قبول
 ہر اک مد کا ہر اہلہ خود گواہ
 محاسب نہ کیونکر کہے نادرست
 گمشائیں بڑھائیں تو ہو فرد گرد
 پکھری ہوئی گرم جب جلجلی کی
 صدائے زعمال نار و بہشت
 نوید ابن ابرار ہم فی نعيم
 بنی نوع انسان جو بعد حساب
 بہشت اور دوزخ کی جانب چلے
 آنکس یہ کہ دریا رعب جلیل
 اوترنے کا پل اک بلائے عظیم
 پئے شہسوار قضا و قدر
 کہ گر بال سہی و حار تلوار کی
 چڑھی ہے کمان برق کے تیر کی
 کھلا جادہ راہ تیغ ہلاک

ہی محشر کی اک سخت مشکل حساب
 ترازو کلیون میں اک تیر ہے
 ادھر بندگانِ علوم و جہول
 دور ویدہ میں فردین کی فردین سناہ
 ہمارا نہ رُو کو کتر نہ کھاتہ درست
 کہ میران کی جانچ والا ہے فرد
 ہر اک بال کی کھال کھینچنے لگی
 چہ آخرد و کرد و اول چہ کشت
 وعید ابن فجار ہم فی نعيم
 ہوئے مستحق عذابِ ثواب
 دکھائے مقدر نے جو راستے
 لیے ایک قطرہ میں سور و ذیل
 جسے کہئے سرطانِ پشتِ حجیم
 ہے تیغ کمر یا کہ خود و کہہ
 مقابل ہو اوس سے تو ہو کر کری
 بھڑکتی ہوئی آنچ شمشیر کی
 بٹھائے ہوئے لاکھ بجلی کی ڈاک

دم واپسین کا اچارہ لیے
 نہ تھا فرق ابرار و فجارین
 اوسیکارے پہ بجز لگا
 پیہر چلے جیسے حق کا پیام
 خدا کے طلبگار اہل کمال
 ہوا بقرار ان حق کا گزر
 چلا کوئی جیسے کہ غالب سر جان
 جنہیں راہ حق کی ہدایت ہوئی
 وہ گزرے مثال نسیم بہار
 نذا جملے صدق و یقین میں تھا
 غرض خیر و شر آن کی آن میں
 کوئی داخل گلستانِ نعم
 کہیں عیش فی عیشۂ رضیہ
 پھنسے غم میں تھوڑے سلمان بھی

گزرنے کا دروازہ تیغ کیے
 چلین کشتیاں ایسی منجد مارین
 جو گمراہی و کج روی سے بچنا
 ولی جیسے روح نبی پر سلام
 بڑھے جیسے مشتاق روز وصال
 چلے تار برقی میں جیسے خبر
 کوئی جس طرح گلستانِ سرخزان
 اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی
 کہاں اونکا دامن کہاں خازن
 ہوئے آلام آب آتش میں غرق
 ہوئے خمیہ زن اپنے میدان میں
 کوئی دارِ دولت میں نامسترم
 کہیں آفتِ آتشِ مایہ
 گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی

شفاعت مکرر

میں تھا کب سے ساقی تری تاک میں

چھپا تھا کہ ہر عالم پاک میں

وہ مئی دے جو ہو روح بخش نام
 وہ مئی جبر کا میخانہ خلد برین
 وہ مئی جو بحکم پیمبر چلی
 جو زندان میں اپنے ہیرون کا حال
 گرا سجدے میں با کمال ادب
 کیا شوق دل سے وہ پایا سجود
 ثنا اس صفت کی کہ بنیل و طاق
 مناجات وہ کی کہ روحی خدا
 ہوا بحر تواج رحمت کا جوش
 تامل نہ کر عرض مطلب میں تو
 نظریں سے مالک کی تیرا وقار
 تو اس دین کا پہلے سے مامور
 سنہ پیش کر خوفِ تعظیك کی
 ہوا تازہ باغِ روانِ نبی
 یہ حامل کہ ہوں جنتی سب کے سب
 نہ ساتی نہ میکش نہ قاتل کو دیکھ
 انہاں نا تو ان کو گرمی کی تاب

جو خود ہو حلال اور توبہ مسلم
 وہ مئی جو کہین اور ملتی نہیں
 وہ مئی جو لبِ حوض کوثر چلی
 یہ دیکھا تو سلطانِ حال و مال
 سپاس و ثنائے خدا زیر لب
 کہ نکھا دردِ سبحان ربی درود
 نہ ثانی کا جس سے روا استفاق
 وہ توصیف جید کہ فضلِ علا
 سنگو باندا از موجِ خموش
 کہ ہو مصطفیٰ مجتبیٰ سب میں تو
 ہر اک قطرہ تیرا درِ شاہوار
 رضا تیری خالق کو منظور ہے
 فقرِ ضیٰ کی ہے ہر جہر لگی
 زبانِ پدوانِ امتی امتی
 بنیرِ عمل بے عوض بے سبب
 تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ
 انہیں بخشہ سے کر کے ڈیوڑھا خا

نہ دکھلا مجھے میرے رب غفور
 مرے ساتھ کر محو ان کے گناہ
 حساب انکا نیکی ہی کی بدین ہو
 اہی ہوں تیرا گنہگار میں
 ہوا حکم ناطق کہ اسے دروند
 بلطف خداوند ارض و سما
 یہی عفو تہذیر کی حد رہے
 اوٹھے آپ بخشش کی لیکر بڑا
 جھکے پھر کئی بار پیش خدا
 یہاں تک کہ پوری تمنا ہوئی
 بتا کید و تعمیل دیوان پاک
 یہ ہر کار سے جلدی مچانے لگے
 نہ باقی رہا ایک بھی مسئلہ
 بچایا ہر آدم کو ایمان نے
 چلے خوش نصیبان ایمان شہر
 جہنم میں پونچے تھے جو اس سر

میں ہوں پاس تیرے وہ ہوں مجھ دور
 غریبوں کا جنت ہو آرا مگاہ
 جو ان کی بدی ہی مری بدین ہو
 شفاعت سے اپنا طلبگار میں
 ہی رحمت کو تیری شفاعت پسند
 کراک نوع کے مجرموں کو رہا
 رہا ہی ہو لیکن اسی قید سے
 دی اک قسم کے عاصیوں کو بچا
 کئے یوں ہی پیہم جو دوسرا
 نہ باقی رہی پنہں ہی نوع کی
 خط عفو لائی فرشتوں کی داک
 کہ پروانے بے دستخط آنے لگے
 جو رانی برابر یعنی ایمان متنا
 مگر جسکورو کا ہے قرآن نے
 جہنم سے اوٹھ اوٹھ کے سوئی بہت
 وہ بھلی کے مانند اولٹی پھرے

بہت لوگ ناویدہ شکلِ حمیم
 حضورِ جنابِ رسالت مآبؐ
 ہوئی پھر اوسی بتہ کی خبر
 پھر اور انجمنِ آسمانِ نبی
 تقدس مقامانِ اویح حضور
 ابو بکر لائے روزگار
 عمر نام و ناموسِ نام آوری
 سخا جلوہ عثمانِ عالی مقام
 علی شیرِ زیوان و عالی وقار
 ملکِ رتبہ خاتونِ جنتِ بقول
 حسن خاتمِ خاتمِ المرسلینؐ
 شہادت کا تختِ جگر نو عین
 تمام آل و اصحابِ خیر الانام
 ہر اک غازیِ مردِ میدانِ بدر
 شکنِ پرورِ طالعِ نارِ سا
 بہارِ آفرینانِ صبحِ آہیم
 ابا عن جسدِ جو ولی در ولی

چلے خلد کو بر خطِ مستقیمؐ
 فرشتوں کے ہاتھوں میں سادی کتا
 کرم جو شئی انبیائے دگر
 غبارِ رہِ آستانِ نبی
 بلند اخترانِ کرامتِ ظہور
 کہ تھا ثانیِ انبیین یارانِ غار
 ستمائے اسرارِ غمبیری
 آنیسِ سمیر علیہ السلام
 ید اللہ سیفِ خدا و الفکار
 سہ اون حقِ تنہیہ بنتِ رسول
 سیادت کا الماسِ زیرِ نگین
 نیامِ شجاعت کا خنجرِ حسین
 اس امت کا ہر پیشوا و امام
 سہمِ سلطان و شہیدانِ بدر
 اویسِ قرنِ عاشقِ مصطفیٰ
 جنید و حسنِ آدم و یانیرید
 قدمِ جبکا برگردنِ ہر ولی

ہوا الحق تو ایان ثابت قدم
 سب اپنے نبی کے قدم پر چلے
 نہارون بنی ایک پتی سے باغ
 شفاعت کئے پورے ہوئے حوصلے
 ہی اعجاز اوستاد کا انتخاب
 گنہ سے تلاش گنہگارین
 ہوا خاک جل کر جہنم کا باغ
 ہوا سوخت آتش کا سب سوز و سنا
 وہ ریلا ہوا باغ فردوس میں
 بڑھا ہر طرف جو رحمت کا آب
 بھرے خواہے ایسے پھرنے لگے
 قراہون میں کوثر نے رکھی سیل
 جوان کی خاطر سباز و یراق
 محافے پر ہی دشمن برائے زنان
 ہوا کیا کہ لڑکے چماتے ہیں شور
 کھلے نخل ایجاد کے پھول پھل
 لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل

انا الحق سرا یا ان منصور دم
 جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے
 جلے ایک پتی سے لاکھوں چراغ
 کہ عاصی کو خلعت پہلے
 کہ خائے خطا پر ہے صا و صواب
 وہ بھرتی سے احمد کی سرکارین
 کیا برف رحمت نے ٹھنڈھا چرخ
 سمندر میں ڈوبا ڈو خانی جہاز
 کہ میلا ہوا باغ فردوس میں
 کوٹرا بجائے لگا ہر جاب
 کہ خودیوے دامن میں گرنے لگے
 تیر نخل فوارہ سبیل
 ٹہلتے ہوئے راستوں پر براق
 گلابی کھارون کی سب دیوان
 لگا دو ہنڈولے کی طوبی سحر و
 ابد پر حمارنگ صبح ازل
 بہار آئی لادے ہوئے بارگ

شگفتہ ہر اک تختہ کا خشک و تر
 ہر اک برگ مین ساز و برگ بہار
 ہر اک جا پہ موجود ہر ایک شے
 گمان جہ پہ جائے وہ تحقیق ہو
 سحر وہ کہ جہر فدا ہر نفس
 ہر اک بیل بوٹہ نگار آفرین
 کلی بے صبا کہ شگفتا ہوئی
 پر ہی سایہ نخل کی پائوس
 جو لالہ سے لاکھا جائے ہوے
 یہ مانا کہ دل سے نہ کیے سنبھل
 کہین پھیل کرنیل بوٹا ہوئی
 اگر شاہد گل سے بلبل بست
 چمن اور ایسا دکھائے کوئی
 کہا نی تھین دنیا کی پھلوریاں
 وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز
 وہ ہر لحظہ نعمت پہ نعمت ملی
 ہر اک چہرے میں ایک نورِ گہر

رسیدہ ہر اک نخل کا ہنر
 ہر اک لالہ صدّ مہین کو ہمار
 کوئی ہمدیم کی کوئی محو محو
 تصور مین جو آئے تصدین ہو
 ہوا وہ کہ ہر دل کو حبیبی ہوس
 ہر اک خار و گل صد بہار آفرین
 خزان یہ بہار آئے پتا ہوئی
 گلستان عروس آبِ عطر عروس
 تو ز گیس سے کا جل لگائے ہو
 نظر تو سنبھالو نہ جائے پھل
 کہین نکلت اور کر فرشتا ہوئی
 تو پھولوں سے بنگلہ میں بلبل بست
 قسم مصحفِ گل کی کھائے کوئی
 یہ سچ مع بہشت اور وہ گلکاریاں
 یہ شانِ حقیقت وہ شانِ حجاز
 کہ اک شکر کی بھی نہ فرصت ملی
 ہر اک حور ہے رشک حورِ دگر

<p> اور آخر کو ان نعمتون کے سوا جو ہی دین و ایمان ایمان دین جو باز اجنت کی ہے در بہشت خدا بخشے دیدار پروردگار کیا لے ہی مہود کے روبرو کہ کر چل کے بعد سے پہلے سلام کہ طیار شربت ہے دیدار کا اوٹھا دیجئے پردہ چشم شوق دو عالم سے چھٹکر لے ایک سے قدم بزم امکان سے تھا دو قدم قد آدم آئینہ بے مثال ہر اک بندہ کو اک خدائی ملی خدا سے لے کیا خدا ہو گئی کہ تھا حشر سودائے شوق ضال کشش منظر شاہد لم نزل </p>	<p> بلین نعمتیں سب کو بے انتہا وہ نعمت جو ہے سر عین یقین وہ نعمت کہ ہے اوسکے دم ہی بہشت وہ نعمت جو ہے یک بے از صد ہزار پڑا ہا فقہ دھوکہ جو پیچھے وضو نماز آئی کہتی بتا کی دہام مویکہ ہوا صوم افطار کا یہ کہتا ہی ایمان کہ اسے اہل فوق عدم کو چلے ساعت نیک سے وہ ہے سامنے درگاہ محترم ہی آغوش مین پر تو لایزال رہ منزل کبیر یا ئی ملی خودی سے جواز خود جبر ہو گئی کھلا دیکھ کر مہ کو حال مال یہ تھے انقلابات رد و بدل </p>
--	---

چشمداشت دعا ہے مقبول (انشاء اللہ)

ہزاروں ہی تیرے امیدوار

ادھر بھی ذرا سانی گلزار

چلے کشتی مرنے میرے بغیر
وہ مرنے کے لیتا رہوں تیرا نام
زمانہ کا عالم ہوا دوسرا
خوشی میں بھرے مومن و مومنات
جہنم کے گھر میں غمی ہو گئی
بچین نوبتیں خلد میں بار بار
خوشی کیا کہ اکدم ہوا کہم نہ ہو
کہاں بیدلی جب خیرین دل نہیں
وہ عائن جو کی تھیں ہوئے اقبال
تنتنا بھون کے قدم پر پڑی
دل و دلربا ہمدیم حال قال
کیا اب جہنم میں وہ روزگار
ملا اوس سے تھی جسکی جسکو طلب
وہ حاصل ہوا جسکے جو دل میں تھا
بنا پھر جو بگڑا تھا بن بنکے ساتھ

مرے نا خدا تیرے پیرے کی خیر
وہ دے جو دلائے ترا فیض عالم
بفضل خدا و حبیب خدا
احاطے میں ضیوان کے اوتری آیا
مرا غصہ آتش کستی ہو گئی
کہ اسلام کے سر یہ سہارا بنا
یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہ ہو
ہو آسان کیا کوئی مشکل نہیں
مرا د ایک ہے اور نہ ہار و جھول
ہر اک آرزو ماتھے باندھے کھڑی
نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکر وصال
کہ محشر تھا اک اک دم انتظار
بمصدات المرد مع من احب
ابھی قیس لیلی کے محل میں تھا
مجھے خود ملا محسن احسن کے ساتھ

۱۔ احسن تخلص مولوی محمد حسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصطفیٰ کے تھے اور چوتھے تیر خلائع ملک اودہ میں بیٹھے
اور پھر نشان لیکر ناب درپردہ دہانی دیاست بھوپال کے ہو گئے۔ تاریخ ذیل نجر سال وفات اونکی ہے۔
۲۔ ی تو اندک کہ رنگ رفتہ یک سالہا | اقل گرد و درخششان و عین اندرین

عجب چالِ مستانه چلتے ہوے
بگردش زہر چشمِ پیانہ
دلون میں مسرت تو رخ پر بہار
کمرین کرامت کے پٹکے کا بل
مدینے کے غم سے بالائے سر
جلو میں غلامانِ روشن جبین
خدا کی تجلی کا آنکھوں میں نور
دلون میں محبت کے راز و نیاز

روشن پر جان کے تھلے ہوے
زہر سایہ پیدا پر خیائے
کلائی میں گجرات تو گردن میں کار
ملانک ہلاتے ہوئے نور چھل
قبائے استبرقی زیبِ بر
گلوری لیے ساتھ حورانِ عین
ہر اک نوکِ مرغِ کان پہ اک شمعِ نور
زبان پر باہنگِ شوخ حجاز

۴
خجراست علی
قصیدہ
اجمہ ہیکر
صفیہ

تَفِیْعُ مَطْلَعِ نَبِیِّ کَرِیْمِ
قِیَمٌ جَسِیْمٌ نِیْمٌ وَ سِیْمٌ

میں تو اندش نہ کر دو نالہ آفرین
میں تو اندش نہ کر ادنا شیر دانا نِیْمِ
لیکن نتوان نہ کہ شلِ حسنِ آید در وجود
رفت جیت از ہر گن جانِ ہان و نہر
شوخی طبع رسایم سر و از ہر ہنر و ساز
کیت در از فنا محسنِ چو سن اند گین
تن با و با ششم اکسی از طفیلِ مصطفیٰ
گفت دل ہر گہ کہ آمد در زوالِ آن کا

بیل شیرین کو یا طوطی شکر شکن
نکتے از غنچہ خیزد یا شیشے از تختن
سرور غادر گلستان یا گلِ نو درین
شہم از سقوت از دلِ احتِ انجانِ آن
ناگوارِ خاطر میں سو محسنِ یاسِ حقین
ہر نفسِ سونانِ خود ہر دم سنانِ شوقین
چون شود در بزمِ تہ سہی مجمعِ یگان
مردہ در گورست احسنِ زندہ در گورین

قطعه تاریخ از تاج طبع جناب منشی میر احمد صاکنہوی تخیل خاص میر
استاد جناب محلہ القاب نواب راسپور

کربغاٹ کی قیامت کو بیان بین ہر نظم	عاقبت میں ہر عقوبت سے براہ کی سند
ہو امیر اب میر محسن کو نجات دائمی	واہ جو صفحہ سہا سکا ہر شفاعت کی سند
	۱۳۱

تاریخ طبعزاد جناب منشی عبد المجید صاحب سحر

شفاعت نامه چون مطبوع گردید
دل محسن بود گنجور این گنج
خط و مضمون او گنجینه فیض
دور در حرفش چشم نگران
ند آید بگوشش سحر از غیب
که آبیاتش بود آیات رحمت
عطا کردش ازل این نخب و دست
بیاض صفی آنوار سعادت
بخششهای بهائے نبوت
بگوشش شفاعت بوی مست

تاج افکار عالی مولوی اکرام اللہ عرف مفتی صاحب موم و مخلصین افسون

همه در آغ فراتم از قصور حشر و نشر افرو
خیال قاتلش در قلب مضطرب خوشنما
بود صحن قیامت خانه نیزنگ عشق ما
بنان لرزد سپهر شیشه رنگ از مضطربان
امید و ناو عده وصل که می یابی
حضور یار میدهم حضور حشر و نشر افرو
بود موسامن بالا طور حشر و نشر افرو
طلسمش آفتاب صبح و صحر حشر و نشر افرو
که بر خود نشکند رنگ و حشر و نشر افرو
براه انتظار دل مرد حشر و نشر افرو

کجی شہیہ
تہلکے شہیہ

<p>مگر آواز پائی دلربائی اوست در گوشت ز داغِ معصیت صد آتش سوزان بدام همان از گفته محسن که می آید بهر شکر پے عظمِ ربیم جسم بے جان سخن گویا بود ز قمار شویخ خامه سحر آفرین او بین که ذکر محشر که حساب که شفاعت تا</p>	<p>که گنہ زد یکا زدگاه دور خشر و نشر افون شفاعت نامه پیش از ظهور خشر و نشر افون در و د پاک از نشان غفور خشر و نشر افون صریر کلک او از ظهور خشر و نشر افون برای خفته بخت نظم شور خشر و نشر افون ز سه تاریخ مجویش او خشر و نشر افون</p>
--	--

ایضا

<p>کرد چون طبع قیامت آفرین رفت در تحریر تاریخش سخن</p>	<p>شرح روز و روزگار خشر و نشر گفت افون حال زار خشر و نشر</p>
---	---

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد خلف مولوی نذکی الدین صاحب کل

گفت پاک محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم

سراج قوی بنی کریم
اللهم صل وسلم علی مولانا محمد تا یوم القیامة و آله دامت ابداد

تاریخ طبع

اللهم صل علی محمد و آل محمد
اللهم صل و سلم علی محمد و آل محمد و اصحابه دامت ابداد

قطعه تاریخ رنجته قلم بلاغت رقم جناب مولوی مہدی حسن صاحب لکھنؤ

بسنک محسن گل مسانی چید	دستہ مائی شکفتہ کرد بہم
رفت فکرم جبتن تا رنج	گفت ماتف گلے ز باغ ارم

قطعه تاریخ نتیجہ فکر مولوی محمد نورا الحسن صاحب بی ای سپر کلان مصنف

ماشاء اللہ نظم دلش	شایستہ شمر دش ز اوراد
صد لعل و گہر شدست منظوم	از فیض طبیعت خداداد
تہید سخن ز عشق نہ بود	شد مطلع تنوئی پر نیراد
گویا توان شمر دل را	گریہ غم عشق کرد نہ یاد
گفتن سخن بغیر تہید	یجاز نہ بود بقول اوستاد
معشوق زمانہ عشق را خواند	شد دامن صفحہ حیرت آباد
یابی گردید کامل قیس	شیرین شدہ است جان فرما
از قامت او قیامت آراست	در بارغ سخن نشاند شمشاد
تشبیہ دیگر بان کشش کرد	کز دے شدہ حسن و عشق بر باد
عالی کشش ز شاہد غیب	کان بہت کند مصر و نوشاد
ہنگام گزیر دامن خشر	در دست تلاش او چو افتاد
مستقبل و حال را یکے کرد	این طرز عجیب کرد بنیاد
حقا کہ بر اسے وصل محبوب	کز شوق فتد بقید میعاد
آیہ مقبول طبع و آورد	از دستش پائمال بیداد
تا موقع حرمت ہے تاب	در نرم آداب نہ کردہ اش یاد

<p> خیرے دگرست ساقی عنسم رندے بیباک اگر طلب کرد کلاکش باداے حسن تحسیر لیکن بہ بیان ہر روایت بایعے و ما حاصل دوسہ جا در مداح پیمبران پیشین در لغت خاتم رسالت عروض مداح آنکہ مولی امید ور جا کہ اہل معنی تاریخ و دعا کہ یا اہی </p>	<p> رویش یارب کے مبیناد نقلش بود فحور و الحاد در صرف ہزار معنی آزاد بے بیش و کم تمام روداد تشریح لطیف شد نو ایجاد نطق پاشش فرشتہ ارشاد فیض روح القدس بامداد با خلعت لطف خود کند شاد بر ہر حرفش دہن صد داد توقع قبول روزیش باد </p>
--	---

السلام

قطعة تاریخ نتیجہ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی ای سپر خرمصف

<p> چون ابوالحسن حسن نوشت حال انبیا در شفاعت آرزو بود سن بیانیہ ناکہا در ظهور آورد اکنون مقصدا و ابن او بارک اللہ معنی موزون کہ در مضیال بر سر ہر صفحہ حرف از فیض مدوح کریم شوخی ہر مصرعہ رنگین بعد اثنان خود </p>	<p> با کمال خوبی تحریر و تحقیق سخن رفت آن وصل سخن پیش خدای زود آن محسن من والہ من کعبہ و بلجائے کرن جان عثمان سخن بایوسفی گل بہین لالہ آندرجین یا نور شمعہ در لکن خوبی ہر لفظ میگردد بگر خوشیتن </p>
---	---

سلام لانا حسن بخش طاب ثراہ وصل الجنۃ ثراہ مولف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ۱۲

بر سر میدان محشر آتشے آندر پیش آز صفت او چه گویم خوبتر فرموده آ	در بهارستان رحمت سلیبی موجود حضرت دآلا برادر مولوی نور الحسن گفتش نور سے ز آوار کرامات حسن
--	--

قطعه تاریخ نتیجہ طبع بلند و فکر آسمان پوید جناب شیخ غلام احمد صاحب
سیفی ریس بمبئی

جناب حضرت استاد نے خوب جو ہو منظور دل تاریخ سیفی	لکھا نقشن و نگار یوم سہ کہو نقاش آشوب قیامت
---	--

قطعه تاریخ نتیجہ فکر مولوی رشید الدین حسنا رشید منصر امیٹہ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہے کون قیامت کا بیان ایسا کہ گویا مقابل آب رحمت کا وہ چھڑکاؤ نجاتِ قاصیان فیضِ نبی سے وہی توحید کہ لایا تھا اکٹے قیامت میں اوسی کی آبرو سے تلاشیں ہر گنگار ایسی ہوگی لکھی ماتن نے کیا تاریخ پر نور	ہو جسمین یہ فصاحت یہ بلاغت ہو محشر آج کی ہر ایک ساعت ہو جس سے سرد بازار قیامت بر خوش صد سلام و صد تحیت جو غمی دُنیا میں پھیلی شامِ ظلمت لیگی خاک میں عصیان کی سبت کہے کر متعلین ڈھونڈھکی جنت بیان نور مصباح شفاعت
--	--

قطعہ تاریخ از شیخ احمد علی حسینیون اکبر بادی شاگرد جناب سید
حاتم علی بیگ صاحب مرحوم

<p>قصیح و شاعرانہ خیال و خوشنویان محسن قیاس کے مضامین میں عجیب تصنیف عالی پڑھا جسم کچھیرے چار چار پھول غفلت میں کہو آہستہ سنکر روح مولانا رومی کی تری تیغ زبان کا صلا لوامان جگائیں نقد نظم پروین ہو گئی وہ نظم لکھی ہے عوض نیکی بدی کا ریخ و راحت نار و جگہ چلین گے غول سدا خون کے جیت ان جیتیں ہو انعت نبی کے فیض سے رہے بلند اسیا صفا اسی لطافت آب گوہر میں کہاں سی غزلان حرم اگر چھائیں شوق سے بچھین عوض ہر بیت کے جیت میں گر بخشے خدا نہیں آواز خستہ بلکہ ہر اک لفظ کہتا ہے مگر تعریف ختم الانبیاء نے یہ شرف بخشا</p>	<p>بلوغت و عالم معنی شناس و نکتہ دان محسن شفاعت نامہ شاہنشاہ مرد و جہان محسن کہ لوٹی سننے والوں کے ہمارے بوستان محسن شرف یہ پہلوی پر رکھتی ہی ہندی زبان محسن عرب کا عجم اور ہند سے ماہ فہم محسن زمین سے ہے صد امر جاتا آسمان محسن امید و بیم کے کیا کیا دکھائے ہیں نشان محسن تو ہونگے صورت یوسف میان کل روان محسن عجب کیا ہی مکان ہو و تھارا لامکان محسن بجا ہے گر کہیں کوثر کی صوفی ہر زبان محسن شفاعت نامہ پڑھنے کو قدم کھیں جہان محسن صلیٰ میں حسن بندش کے ملین جہر جان محسن کہ گر نکلون ترے لب تو پھر جاؤں کہاں محسن کہ تھی لگنت سے پیاری سی سوس کی زبان محسن</p>
--	---

<p>رسول پاک کا جسم تصور اپنے باندہ خدا کے کام میں شرکت تمھاری عین ایمان نہ عرش آشیان کجے نقش پاں جو کج سمجھتے ہیں نہ ایسا عاشق صادق نہ کوئی جان نثار میسر آپ کو ہوا عتکافِ روضہ اقدس مدد نہ ہند سے ہر دور لیکن پاس سج دل سے یہ ہیں چھوڑا جہان کے نمونے مال دنیا کا خدا بخشے حیاتِ خضر عیسیٰ آپ کو آئین کبھی وہ روز آئے یہ کہیں اجاغب شہ کو کر بہاؤں ان شک میں کیونکہ نہ اپنی نصیبی پر</p>	<p>دیارِ شرب و بطحا ہوا ہندوستانِ محسن وہ ہی مل جہاں ہوا اسی کے مع خوانِ محسن بعینہ ہیں وہ آنکھوں کی تمھاری تکیاں محسن اویں اپنی زبان سے خود یہ کہیں کہ محسن بلال آتے تھے کعبے میں اگر بہاؤں محسن وہاں ہے جانِ شتان اور رہے ہیں ہاں محسن رہیگی ساتھ یہ دولت تمھاری جاوداں محسن رہے اقبالِ دولت اور شینِ جاوداں محسن ادا کر کے فریضہ حج کا پھونچے ہاں محسن کہاں میں بہت قیمت اور کہاں وہمستان محسن</p>
---	---

اگر تاریخ کر لکھنے کی تمکو فکر ہے شیون

کہو شیون زبان عیسیٰ نقشِ تمجیدِ محسن

۱۳ ہجری نبوی

This book was taken from the Library on the
date last stamped. A fine of 1 anna will be
charged for each day the book is kept over
time.

50/92

1915/1

